TEHQEEQI PAMPHLET NO. 2

اذان بلال اور سورج کا نکلنا

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی طرف
منسوب ایک واقعے کی تحقیق

اذان بلال اور سورج کا نکلنا

بیشتر عوام کی زبانوں پر یہ واقعہ مشہور ہے کہ ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ کو اذان دینے سے روکا گیا تو سورج ہی نہیں نکلا۔

کئی مقررین اس واقعے کو کافی مرچ مسالے کے ساتھ بیان کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ کی زبان میں لکنت تھی (یعنی آپ صحیح سے بول نہیں پاتے تھے) اور اسی وجہ سے آپ اذان کے الفاظ صحیح سے ادا نہیں کر پاتے تھے اور "شین" کو "سین" پڑھتے تھے۔ اس پر یہودیوں نے مسلمانوں کو طعنہ دیا کہ دیکھو انھوں نے ایسا مؤذن رکھا ہے جو "شین" بھی نہیں کہ پاتا۔ جب صحابۂ کرام کو خبر ہوئی تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی اور کسی دوسرے شخص کو مؤذن مقرر کرنے کی درخواست کی۔

حضور اکرم ﷺ نے دوسرے شخص کو مؤذن مقرر فرمادیا اور اگلے دن جب اس مؤذن نے فجر کی اذان دی تو سورج ہی نہیں نکلا اور صبح نہیں ہوئی۔

جب صبح نہیں ہوئی تو سب پریشان ہونے لگے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ یارسول اللہ ﷺ میں بستر پر کروٹ بدل بدل کر تھک گیا ہوں لیکن صبح نہیں ہو رہی ہے، آخر یہ ماجرا کیا ہے؟ یہ گفتگو چل ہی رہی تھی کہ حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لے آتے ہیں اور حضور ﷺ سے عرض کرتے ہیں کہ جب تک حضرت بلال اذان نہیں دیں گے تب تک صبح نہیں ہو سکتی اور حضرت

بلال کی "سین" اللہ تعالی کے نزدیک "شین" ہے؛ پھر حضرت بلال نے اذان دی تو صبح ہوئی۔

یہ روایت موضوع و منگھڑت ہے جیسا کہ علامہ ابو الاحمد، محمد علی رضا قادری اشرفی (اپنی تحقیقی کتاب جمال بلال میں) لکھتے ہیں کہ علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ اس روایت کی کوئی اصل نہیں ہے۔

(البدایہ والنھایہ، ج5، ص139، ر5443)

علامہ سخاوی رحمہ اللہ تعالی، علامہ جمال الدین المزی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ یہ روایت عوام کی زبانوں پر تو مشہور ہے لیکن ہم نے اسے کسی کتاب میں نہیں پایا۔

(المقاصد الحسنہ، ص120، ر221)

علامہ سخاوی مزید لکھتے ہیں کہ علامہ ابن کثیر کہتے ہیں کہ اس روایت کی کوئی اصل نہیں ہے۔

(ایضاً، ص255، ر582)

علامہ عبد الوہاب شعرانی رحمہ اللہ تعالی نے بھی اس روایت کے بارے میں لکھا ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

(البدر المنیر، ص117، ر915)

آپ رحمہ اللہ مزید لکھتے ہیں کہ علامہ ابن کثیر کہتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

(ایضاً، ص186، ر1378)

امام ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالی نے بھی اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے۔

(الموضوعات الکبیر، ر257، 524)

علامہ بدرالدین زرکشی رحمہ اللہ تعالی نے علامہ جمال الدین المزی اور شیخ برہان الدین سفاقسی کا قول نقل کیا ہے کہ یہ مشہور تو ہے لیکن کتابوں میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔

(اللآلی المنثورۃ فی الاحادیث المشہورۃ، ص207، 208)

علامہ ابن المبرد المقدسی نے بھی علامہ جمال الدین المزی کے حوالے سے لکھا ہے کہ کتابوں میں اس کا وجود نہیں ہے۔

(التخریج الصغیر، ص109، ر554)

علامہ اسماعیل بن محمد عجلونی نے ملا علی قاری، امام سیوطی اور علامہ جمال الدین المزی کے حوالے سے لکھا ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

(کشف الخفاء... الخ، ج1، ص203، ر694)

علامہ عجلونی مزید لکھتے ہیں کہ ابن کثیر کہتے ہیں کہ اس روایت کی کوئی اصل نہیں ہے۔

(ایضاً، ص411، ر1518)

اس روایت کو اور بھی کئی کتابوں میں تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے۔

(دیکھیے: تمییز الطیب من الخبیث، تذکرۃ الموضوعات للھندی، الدرر للسیوطی، الفوائد للکرمی، اسنی المطالب وغیرہ)

علامہ شریف الحق امجدی (م 1421ھ) لکھتے ہیں کہ یہ واقعہ بعض کتابوں میں درج ہے لیکن تمام محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ روایت موضوع، منگھڑت اور بالکلیہ جھوٹ ہے۔

(فتاوی شارح بخاری، ج2، ص38)

علامہ عبد المنان اعظمی (م1434ھ) لکھتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ کو اذان سے معزول کرنے کا ذکر ہم کو نہیں ملا بلکہ عینی جلد پنجم، صفحہ نمبر 108 میں ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ ﷺ کے لیے سفر اور حضر ہر دو حال میں اذان دیتے اور یہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ دونوں حضرات کی آخری زندگی تک مؤذن رہے۔

(فتاوی بحر العلوم، ج1، ص109)

مولانا غلام احمد رضا لکھتے ہیں کہ یہ واقعہ موضوع و منگھڑت ہے، حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ سے کلمات اذان صحیح (طور پر) ادا نہیں ہو پاتے تھے۔

(ملتقطاً: فتاوی مرکز تربیت افتا، ج2، ص647)

اس واقعے میں جو بیان کیا گیا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ کی زبان میں لکنت تھی، یہ کسی بھی طرح قابل قبول نہیں کیوں کہ ہمارے پاس کئی دلائل ہیں جن سے حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ کی فصاحت ثابت ہوتی ہے، چناں چہ

نبی کریم ﷺ نے عبد اللہ بن زید انصاری سے ارشاد فرمایا کہ بلال تم سے زیادہ صاف اور اونچی آواز والا ہے۔

(انظر: الجامع الترمذی، ص69، ر189- والسنن الکبری، ج1، ص733، ر1835- وایضاً، ج1، ص798، ر2006- واسد الغابہ، ج2، ص672- وکنز العمال، ج7، ص283، ر20948- ومسند امام احمد، ج4، ص43، ر16592- و صحیح ابن حبان، ص532، ر1679- والسنن لابی داؤد، ص111، ر499- والسنن الابن ماجہ، ص122، ر706- و صحیح ابن خزیمہ، ج1، ر373- والسنن للدارمی، ج1، ص286، ر1187- والسنن للدارقطنی، ج1، ص241 بہ حوالہ جمال بلال)

اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ فصیح اللسان تھے اور اسی لیے حضور ﷺ نے آپ کو اذان دینے کا حکم ارشاد فرمایا اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ آپ کی زبان میں لکنت تھی، یہ محض منگھڑت بات ہے۔

امام سخاوی رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ کی فصیح اللسانی کو اکثر اہل علم حضرات نے بیان کیا ہے۔

(المقاصد الحسنہ، ص255)

علامہ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ فصیح اللسان تھے۔

(البدایہ والنھایہ، ج5، ص139)

علامہ صالحی دمشقی نے بھی حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ کی فصاحت کا ذکر کیا ہے۔

(سبل الہدی والرشاد، ج11، ص415)

علامہ عجلونی نے بھی آپ کی فصیح اللسانی کا ذکر کیا ہے۔

(کشف الخفاء... الخ، ج1، ص411، ر1518)

مذکورہ دلائل سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ کی آواز بہت پیاری تھی۔ اگر آپ کی زبان میں لکنت ہوتی تو نبی کریم ﷺ آپ کو اذان دینے کا حکم ارشاد نہ فرماتے۔ ایک حدیث میں حضور ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ اذان میانہ روی اور سہولت کے ساتھ پڑھنے کا نام ہے چناں چہ اگر تمھاری اذان میں یہ دونوں باتیں نہیں تو تم اذان نہ دو۔

(عمدۃ القاری، ج5، ص166- وسبل الہدی والرشاد، ج8، ص88- وکنز العمال، ج7، ص283، ر20948- وسنن دار قطنی)

یہاں آپ دیکھیں کہ حضور اکرم ﷺ خود ارشاد فرما رہے ہیں کہ اذان دینے والے کو کیسا ہونا چاہیے اور اگر اس میں یہ باتیں نہ ہوں تو وہ اذان نہ دے اور امام بدر الدین عینی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس کے لیے ہے جس کے لہجے میں فصاحت نہ ہو۔ جب خود میرے آقا ﷺ یہ حکم دے رہے ہیں تو کیسے ممکن ہے کہ آپ ایک ایسے شخص کو اذان دینے کا حکم دیں جس کی زبان میں لکنت ہو لہذا ماننا پڑے گا کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ کی زبان میں لکنت نہیں تھی۔

اس روایت میں جو بیان کیا گیا ہے کہ جب حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے اذان نہیں دی تو سورج نہیں نکلا، اس پر کچھ اشکالات پیدا ہوتے ہیں، مثلاً:

(ا) یہ بھی سچ ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ اکیلے ایسے شخص نہیں تھے جو حضور ﷺ کے دور میں اذان دیا کرتے تھے۔ حضور علیہ السلام نے مسجد نبوی میں حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ کے علاوہ حضرت ابن ام مکتوب رضی اللہ تعالی عنہ کو بھی اذان دینے کے لیے مقرر فرمایا تھا اور یہ نابینا صحابی تھے۔ یہاں ایک بات قابل غور ہے کہ اگر اللہ تعالی اور اس کے رسول کو یہ بات ناپسند تھی کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ کے علاوہ کوئی اور اذان دے تو پھر دوسرے شخص کو مؤذن مقرر کرنے کا کیا مطلب ہے۔

(ب)اذان اور اقامت میں کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ اذان دیا کرتے تھے اور حضرت ام مکتوب اقامت کہا کرتے تھے تو کبھی اس کے برعکس حضرت ابن ام مکتوب اذان دیا کرتے اور حضرت بلال اقامت کہ دیا کرتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، ج1، ص245-وطبقات ابن سعد، ج2، ص423)

اب ہمیں کوئی یہ بتائے کہ جب حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ اذان دیتے تھے تب تو ٹھیک ہے مگر جب حضرت ابن ام مکتوب اذان دیتے تھے تو سورج کیسے نکل جاتا تھا؟

(ت)غزوۂ خیبر سے واپسی پر ایسا بھی ہوا کہ رات کے وقت ایک جگہ پڑاؤ ڈالا گیا اور حضور ﷺ نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ جاگتے رہنا مگر تھکاوٹ کی وجہ سے حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ کی بھی آنکھ لگ گئی حتی کہ سورج نکل آیا۔جب سورج نکل آیا تو سب سے پہلے حضور ﷺ کی آنکھ مبارک کھلی اور پھر دوسرے مقام پر قضا ادا کی گئی۔

(انظر: صحیح مسلم، ص275،ر1560-وسبل الهدی والرشاد، ج8، ص90-ومسند احمد بن حنبل-وابو داؤد-وترمذی-وابن ماجہ-وسنن الکبری-ودلائل النبوة-وابن ابی شیبہ-وطبقات ابن سعد-ومجمع الزوائد)

اب یہ سمجھ سے پرے ہے کہ اس دن سورج کیسے نکل آیا حالانکہ حضرت بلال نے اس دن اذان نہیں دی۔

(ث) جب حضور ﷺ کا وصال ہو گیا تو حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ اذان اور مدینہ دونوں کو چھوڑ کر ملک شام چلے گئے، اب یہ بھی کوئی بتائے کہ ان دنوں میں سورج کیسے نکل آیا؟

(ج) آج جب حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ اذان نہیں دیتے تو سورج کیسے نکل آتا ہے؟

(ماخوذ از جمال بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مذکورہ دلائل اور اشکالات کی روشنی میں یہ بات سورج کی طرح روشن ہو گئی کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ کی طرف منسوب یہ واقعہ بے اصل اور منگھڑت ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ایسی روایات کو بیان نہ کریں اور دوسروں کی بھی اصلاح کریں۔ موجودہ دور میں تو تحقیق کا نام ہی اٹھتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ مقررین نے تو حقیقت کو مٹی میں ملانے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ ہم شکر ادا کرتے ہیں ان تمام علمائے اہل سنت کا جنھوں نے اس دور میں بھی تحقیق کا دامن نہیں چھوڑا اگرچہ اس کی وجہ سے انھیں کئی مصیبتوں اور کئی لوگوں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔

عبد مصطفی

Our Other Pamphlets

Bahaar -e- Tehreer (5 Parts)
(Ilmi, Tehqeeqi Aur Islahi Tehreero Ka Majmua)
Hazrate Bilal Ke Islam Laane Ka Waqiya
Gaana Bajana Band Karo
Ghaire Sahaba Mein Radiallaho Ta'ala Anho Ka Istemal
Hazrate Bilal Ka Rang Kaala Nahin Tha
Furooyi Ikhtelafaat Rahmat Hain
Hazrate Owais Qarni Ke Daant
Karbala Se Mutalliq Kuchh Jhoote Waqiyaat
More Pamphlets Coming Soon
Available in Four Languages
(Urdu, Roman Urdu, Hindi And English)

Abde Mustafa Social Media Team